يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کے ساتھ بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے، اگرچہ کافر لوگ ناپسند کریں

مسلمانوں میں باہمی جنگ

کفار کی نئی سازش







قاری محمد یعقوب شیخ

گولڈ میڈلسٹ کنگ سعود یونیورسٹی الریاض

يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کے ساتھ بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے، اگرچہ کافر لوگ ناپسند کریں۔

مسلمانوں میں باہمی جنگ

کفار کی نئی سازش

تالیف

قاری محمد یعقوب شیخ

گولڈ میڈلسٹ کنگ سعود یونیورسٹی الریاض



Dar-ul-Andlus

دار الاندلس ® اسلام کی نشر و اشاعت کا عالمی مرکز

۴۔ لیک روڈ، چوبرجی لاہور پاکستان

Ph: 92-42-7230549
Fax: 92-42-7242639
www.dar-ul-andlus.com

نام کتاب

مسلمانوں میں باہمی جنگ

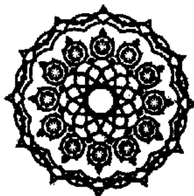
کفار کی نئی سازش

تالیف

قاری محمد یعقوب شیخ

گریجویٹ ڈسٹرکٹ سعود یونیورسٹی الریاض

اشاعت اول.................................... نومبر 2008ء
تعداد.................................... پچاس ہزار
ناشر.................................... دارالاندلس
پروف ریڈنگ.................................... محمد زاہد الرحمٰن
کمپوزنگ.................................... محمد شفیق



پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

دارالاندلس ® اسلام کی نشرواشاعت کا عالمی مرکز
۴۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور، پاکستان
Ph: 92-42-7230549 Fax: 92-42-7242639 www.dar-ul-andlus.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانوں میں باہمی جنگ......کفار کی نئی سازش

ہر طرف خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔ شہر شہر بم دھماکے ہو رہے ہیں۔ ملک جل رہا ہے آگ اور شعلوں کے بیچ اٹھنے والے کالے بادلوں نے ملک کا مقدر و مستقبل تاریک بنا دیا ہے۔

وہ ملک جو ہر قسم کی نعمت سے مالا مال ہے۔ زراعت، صنعت، تجارت، معدنیات اور دیگر ذخائر کے ساتھ ساتھ ایٹمی صلاحیت کا حامل ہے۔ جو کسی بھی خطرے کی گھڑی میں اپنے دشمن کے دانت کھٹے کر سکتا ہے اور جنگی حالات میں اپنا دفاع کرتے ہوئے مدمقابل کا منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے آج خانہ جنگی کا شکار ہوتا جارہا ہے۔

سول اور سرکاری سطح پر ہونے والی کارروائیوں اور لڑائیوں نے اس کا چین و سکون چھین لیا ہے۔ اس سے ہماری عزت اور ہوا اکھڑ گئی ہے۔ ہماری قوت کمزوری میں تبدیل ہو رہی ہے اور ہمارا وقار دن بدن خراب ہوتا جارہا ہے۔ ہم اپنی منزل سے دور جارہے ہیں اور تباہی قریب سے قریب تر ہو رہی ہے اور نقصان اتنا کہ جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے، کتنے ہی گھر اس خانہ جنگی نے ویران کر دیے، کتنی عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو گئے۔ مدارس اور تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات لقمۂ اجل بن گئے۔ غیر ملکی مہمان اور ملک پاکستان کے پاسبان موت کے منہ میں چلے گئے۔

نہ مساجد محفوظ ہیں اور نہ ہی مدارس، نہ بازار، ہوٹل، عبادت گاہوں کو تحفظ ہے اور نہ دیگر مقامات کو۔ یہاں تک کہ نماز کے لیے نکلنے والا مسلمان اور ملازمت و نوکری پر جانے والا انسان اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کرتا ہے۔ چوک میں چلنے والا اور گاڑی میں سفر کرنے والا خوف میں ڈوبا ہوا یہ سوچتا ہے کہ سفر آخرت کی جانب جارہا ہے۔

یہ جو کچھ ہو رہا ہے کیا درست ہے؟ مسلمان نے مسلمان کے خلاف جو جنگ کا علم بلند کر

رکھا ہے یہ صحیح ہے؟ نہیں بالکل نہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ مسلمان مسلمان بھائی کے خلاف ایسا کرنے والا تو نہیں پھر یہ سب کیوں اور کس کے کہنے پر ہو رہا ہے؟

درحقیقت بات یہ ہے! کفار کو اہل اسلام نے میدان مقتل میں شکستوں پر شکستیں دی ہیں ان کو سیاسی و عسکری طور پر غیر مستحکم کیا اور ان کے خوابوں کو چکنا چور کر کے رکھ دیا ہے۔ کفار کی تمنا تھی کہ پوری دنیا پر ہمارا آرڈر چلے مگر! جہادی ضرب نے ان کے عزائم کو خاک میں ملا دیا اور مجاہدین نے ان کے ملکوں کے ٹکڑے کر دیے۔

برطانیہ افغانستان سے اپنے زخم چاٹتا ہوا نکلا، روس جو پوری دنیا پر غالب ہونے کا عزم لے کر چلا تھا، افغانیوں کے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہو کر اپنے ملک کا بٹوارہ کروا بیٹھا۔ مسلمانوں نے متحد ہو کر اس کا ایسا مقابلہ کیا اور ایسی تاریخی شکست دی جو سنہری حروف میں رقم کی گئی ہے۔

امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے عراق و افغانستان کا رخ صلیبی جنگ کا اعلان کرتے ہوئے کیا۔ مگر وہ بھی برطانیہ اور روس کی طرح ناکام و نامراد ہوئے اور ہوتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

کفار نے اب نئی حکمت عملی یہ تیار کی ہے کہ امتِ مسلمہ کو آپس میں لڑا دو، خانہ جنگی کا شکار کر دو۔ یہ ایک دوسرے کے خلاف لڑیں گے تو ان کی قوت تقسیم ہوگی، نفرتیں پیدا ہوں گی اور عداوتیں طول پکڑیں گی جس کے نتیجے میں کفار کو ریلیف ملے گا۔

ریلیف لینے کا انھوں نے آسان اور مؤثر طریقہ یہ تلاش کیا ہے۔ جہاں جہاں اسلامی عسکری تحریکیں موجود ہیں وہاں انھوں نے یہ انداز اختیار کیا ہے۔ عوام اور حکام کو آپس میں لڑا دیا اور ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کر دیا ہے بلکہ حکومتوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی عوام کے خلاف گن گولی کا استعمال کریں۔

اسی طرح حکومت پاکستان کو مجبور کیا اور پریشر ڈالا کہ وہ اہل وطن پر بارود کی بارش کرے اور ان کے خلاف کارروائیاں کرے۔ وانا و وزیرستان اور سرحدی علاقوں میں جو کچھ کیا گیا اور اس کے ردِعمل میں جو کارروائیاں اور خودکش حملے آبادیوں میں ہوئے اس سے اہل کفر کو خوشی تو ہو سکتی ہے اہل اسلام اس سے مسرور نہیں ہو سکتے۔

ہم حکومت کو دعوت دیتے ہیں کہ ان کارروائیوں کو ختم کرے، ہم وطنوں پر رحم کرے، اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سامنے رکھے دشمن کی چالوں سے باخبر رہے اور ان کے عزائم اور خواہشات

کی تکمیل کی بجائے اس کا رد کرے اور ملک کے نظام کو بہتری کی طرف لے جانے کی بھرپور اور مؤثر ترین کوشش کرے اور جو بھائی اور جماعتیں ردعمل کا شکار ہیں ان سے بھی یہی اپیل و التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو سامنے رکھیں خانہ جنگی کی فضا کو طول دینے کی بجائے اس کا خاتمہ کریں اور کفار کے خلاف متحد ہو جائیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکام، عوام اور افواج سب مل کر کفار کی سازشوں کو ناکام بنائیں اور اپنا ملک بچائیں۔ جس کو توڑنے کے لیے امریکہ اپنے اتحادیوں کو لے کر آیا ہے اور جس کے خلاف 'را' اور 'موساد' متحرک ہیں۔ ملک کے نامور تجزیہ نگار اور کالم نگار، عسکری تجربہ کاران کی خباثتوں سے پردہ اٹھا چکے ہیں اور اہل وطن اور اہل اسلام کو آگاہ کر چکے ہیں کہ اس وقت ملک میں کون کون سے ہاتھ ہیں جو اس کو توڑنے کے درپے ہیں۔

ملک توڑنے والے ہاتھوں کو کون توڑے گا؟ ان کو منطقی انجام تک کون پہنچائے گا ان کے عزائم کے خلاف کون کھڑا ہوگا؟ منتشر، متفرق اور خانہ جنگی کا شکار لوگ ان کا مقابلہ نہ کر پائیں گے، ضرورت ہے متحد ہونے کی، متفق رہنے کی تب ہی ہم بڑے نقصان سے بچ سکتے ہیں۔ اس خانہ جنگی سے جو بڑا نقصان ہو رہا ہے وہ جہاد فی سبیل اللہ کا نقصان ہے اور اس سے مجاہدین فی سبیل اللہ بدنام ہو رہے ہیں۔ امریکہ، انڈیا، اسرائیل اور یورپی یونین کا خواب اور خواہش بلکہ کوشش یہی ہے کہ جہاد اور مجاہدین بدنام ہو جائیں۔

اس پراپیگنڈہ سے بچنے کے لیے تو اللہ کے رسول ﷺ نے عبداللہ بن ابی جیسے رئیس المنافقین کو قتل کرنے سے اجتناب کیا...... تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتا ہے۔ جبکہ یہ بات حقیقت ہے کہ عبداللہ بن اُبی نبی اکرم ﷺ کا دل و جان سے ساتھی نہ تھا۔ آپ کا مخالف اور دشمن تھا مگر ظاہری تعلق کی وجہ سے اس کو قتل نہ کیا گیا اگر منافق کو معافی ہو سکتی ہے تو مسلمانوں کو کیوں نہیں۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کا خوف انسان کو بڑے بڑے گناہوں سے محفوظ کر لیتا ہے۔ یہی اللہ کا ڈر تھا جس نے ہابیل کو قابیل پر ہاتھ اٹھانے سے روک دیا۔ قابیل نے اپنے ارادے کا جب اعلان کرتے ہوئے ہابیل کو کہا کہ میں تجھے قتل کر دوں گا تو جواباً ہابیل نے کہا کہ اگر تو قتل کے ارادے سے مجھ پر ہاتھ اٹھائے گا تو میں مقابلے میں ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ میں تو اللہ سے ڈرتا

ہوں جو رب العالمین ہے۔

رب العزت کا خوف اور ڈر فریقین اپنے اندر پیدا کریں، ایمان و اسلام کی سلامتی اور ملک کے تحفظ کے لیے متحد ہو جائیں خونریزی اور خانہ جنگی سے ہاتھ اٹھالیں۔

اسلام کی نگاہ میں خون ریزی:

اسلام مسلمانوں کے مابین ناحق خونریزی، قتل و غارت اور جنگ و جدل کو انتہائی بری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ باہمی خانہ جنگی اور خون خرابے سے منع کرتے ہوئے اخوت و ہمدردی کا درس دیتا ہے لہٰذا کفر و اہل کفر کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں کے درمیان محبت و بھائی چارگی اور اتحاد و اتفاق کا ہونا بے حد ضروری ہے۔

اہل اسلام کو اپنی تمام تر فکری و نظریاتی، علمی و عسکری صلاحیتوں کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنے کی بجائے کفر کے خلاف خرچ کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ چلا کے یا ہتھیار اٹھا کے جرمِ عظیم کا ارتکاب کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ کیونکہ محمد کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

«عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا»

”جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔“

اس حدیث کو:

- امام بخاری نے کتاب الفتن میں۔
- امام مسلم نے کتاب الایمان میں۔
- امام ابن ماجہ نے کتاب الحدود میں۔
- امام نسائی نے کتاب تحریم الدم میں
- امام ترمذی نے کتاب الحدود میں نقل کیا ہے۔

اس فرمانِ رسول ﷺ سے با خوبی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بھائی پر اسلحہ تان لینا کتنا بڑا جرم ہے۔ اس جرم کا ارتکاب آج فیشن بن چکا ہے۔

لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں اور معمولی معاملات پر ہتھیار سیدھے کر لیتے ہیں پھر جس سے بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

دینِ اسلام کو اپنے ماننے والوں کا جانی و مالی نقصان گوارہ نہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ فَإِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ وَ أَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِ كُمْ هٰذَا فِي بَلَدِ كُمْ هٰذَا ﴾

"بے شک تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں، تمھارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمھارے لیے اس دن (۱۰ ذوالحجہ) کی تمھارے شہر (مکہ مکرمہ) کی اور اس مہینے کی حرمت ہے۔"

کسی مسلمان کی عزت سے کھیلنا، خون بہانا، مال لوٹنا حرام اور اسلام کے منافی عمل ہے۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام نے سوال کیا:

﴿ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ ﴾ [رواہُ البخاری]

"اے اللہ کے رسول ﷺ کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔"

مسلمان بھائی پر اسلحہ ظاہر کرنا:

شریعت اسلامیہ تو اس بات کی بھی اجازت نہیں دیتی کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان پر ہاتھ اٹھائے چہ جائیکہ اسلحہ؟ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

﴿ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهَرَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ﴾ [رواہُ ابن ماجہ]

"جس نے ہم پر اسلحہ ظاہر کیا وہ ہم میں سے نہیں۔"

کسی مسلمان کو ناحق و ناجائز ڈرانے دھمکانے کی غرض سے ہتھیار ظاہر کرنا بھی درست نہیں۔ ایسا کرنے والے مسلمان سے حبیب کبریا ﷺ نے لاتعلقی کا اظہار فرمایا ہے۔

اور بدنصیب ہے وہ جس سے محمد کریم ﷺ لاتعلقی کا اظہار فرما دیں۔ ہمیں ایسے تمام اعمال و افعال، حرکات و سکنات سے اجتناب کرنا چاہیے جس سے بدبختی اور بدنصیبی لازم ہو جائے۔

اپنوں پر گن، گولی، تیر اور تلوار کا استعمال کرنے سے قبل یہ ضرور سوچیں کیا جس دین کو ہم نے اختیار کیا ہے وہ اس کی اجازت دیتا ہے؟ جس رب کا کلمہ پڑھا ہے وہ اس کو پسند کرتا ہے؟ جس نبی الامی ﷺ کی ہم امت ہیں کیا اس نبی ﷺ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ نہیں! بالکل نہیں۔ بلکہ آپ ﷺ نے تو فرما دیا ہے:

«عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا» [رواہُ المسلم]

''ایاس بن سلمہ اپنے باپ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہم پر تلوار اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں۔''

اللہ اکبر! کس قدر سنہرے اصول ہیں اسلام کے اور کتنی عمدہ و اعلیٰ تعلیمات ہیں دین حق کی اور کیسے حکیمانہ اقوال ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے، اگر ہم ان کو لازم پکڑیں تو چھوٹے بڑے فتنوں اور فساد فی الارض سے بچ سکتے ہیں۔ بڑی بڑی تباہیوں، بربادیوں اور ہلاکتوں سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔

دین اسلام مسلمانوں کے درمیان کیسی فضا چاہتا ہے؟

دین اسلام مسلمانوں کے مابین امن چاہتا ہے اور اتنا بھی گوارہ نہیں کرتا کہ ایک مسلمان دوسرے کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ» [رواہُ البخاری]

سیدنا ابو ہریرہ نبی مکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے کسی دینی بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا ممکن ہے شیطان اسے اس کے ہاتھ سے چلوا دے (اور پھر وہ کسی مسلمان کو مار کر) اس کی وجہ سے وہ جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔''

درحقیقت شیطان اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے انسان کو اپنے جال میں پھنسائے اور ایسے کام کروائے جس سے اس کو دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے، اور یہ أحسن المخلوقات جہنم میں جلے، رب کی شدید پکڑ میں آئے۔ ابلیس قدم بہ قدم مسلمان کے لیے رسوائی کا وافر سامان پیدا کرتا ہے۔ معصیت و نافرمانی کے کاموں کو رنگین اور حسین وجمیل بنا کر پیش کرتا ہے۔ جس سے انسان اس کے فریب میں آ کر اپنی عاقبت خراب کر بیٹھتا ہے۔

● اہل اسلام کے خلاف اسلحہ اٹھانے والے کا خون رائیگاں ہے:

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ» [رواہ النسائی]

''جو شخص ہتھیار اٹھاتا پھر چلاتا ہے تو اس کا خون ھدر ہے۔''

اس میں ہر قسم کا اسلحہ شامل ہے دیسی ولایتی، چھوٹا بڑا، تیر، نیزہ، خنجر، برچھی، تلوار وغیرہ بلکہ تلوار کا تو کئی ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص نام لیا ہے کیونکہ یہ وہ اسلحہ ہے جو خالص کفار کی سرکوبی کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ اپنوں کو مارنے اور قتل کرنے کے لیے نہیں اور جو اپنوں پر چلائے گا اور پھر اسی حال میں مارا جائے گا تو اس کا خون ضائع ہے۔

«عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ الزُّبَیْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ شَهَرَ سَیْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ» [رواہ النسائی]

● ''عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تلوار میان سے نکالے پھر اس کو چلائے لوگوں پر تو اس کا خون ہدر ہے (یعنی ضائع ہے)۔''

ایسا انسان جو مسلمانوں پر اسلحہ اٹھانے اور چلانے والا ہے اگر اس دوران اس کو کوئی مار ڈالے، یا مر جائے تو اس کا خون ضائع ہے، نہ دیت اور نہ ہی قصاص ہے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مقصد کے لیے پیدا کیا ہے کہ ہم اپنا اور دوسروں کا خون ضائع کرتے پھریں؟

تو پھر یہ ہر طرف قتل و غارت کیوں؟ مسلم قبائل کی باہمی لڑائیاں کس لیے؟ سرائیکی، سندھی، سرحدی، بلوچی، پنجابی اور پختون کے جھگڑے کس مقصد کے لیے۔

اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں ایک امت بنایا ہے ہم جہاں کہیں بھی ہیں ایک ہیں ایک جسم کی مانند ایک جان کی طرح ہیں۔ اللہ اور رسول کے فرامین نے تو ہمیں بھائی بھائی بنایا ہے اور داخلی لڑائی جھگڑے سے روکا ہے۔

قاتل ومقتول جہنم میں:

جو لوگ فتنہ وفساد سے باز نہ رہے اور اپنی تلواروں کو آمنے سامنے لے آئے وہ اپنی آخرت خراب کر بیٹھے۔ سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ : قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ : إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ» [رواہُ البخاری والنسائی]

"جب دو مسلمان تلواریں لے کر بھڑ جائیں پھر ایک دوسرے کو قتل کریں تو دونوں جہنم میں جائیں گے۔ اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قاتل تو جائے گا۔ مگر مقتول کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی۔ ارادۂ قتل اس کو جہنم میں لے کر جائے گا۔"

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

« إِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ» [رواہُ النسائی]

"بے شک وہ اپنے ساتھی کو قتل کرنے پر حریص تھا۔"

ذرا سوچیں وہ لوگ جو اپنے مسلم بھائیوں کو مارنے اور قتل کرنے کے لیے گھات لگاتے، پیسہ خرچ کرتے اور گاڑیاں دوڑاتے ہیں۔ اس کام کے لیے کرائے کے قاتل رکھے ہوئے ہیں۔ کئی مظلوم ان کے ظلم کا شکار ہوئے۔ مگر ان کا حرص ختم نہیں ہوا۔

کیا ایسے لوگ جنت کی خوشبو حاصل کر پائیں گے؟

مسلمان بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنا:

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

﴿ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشَارَ الْمُسْلِمُ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالسِّلَاحِ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَهُ خَرَّا جَمِيعًا فِيهَا ﴾

[رواهُ النسائي]

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھائے (اور وہ بھی ساتھ ہی اٹھائے) تو دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں پھر جب قتل کیا تو دونوں جہنم میں گریں گے۔“

اسلام اسلحہ رکھنے سے نہیں روکتا۔ مگر! غلط استعمال اور ناجائز طریقۂ کار سے منع کرتا ہے۔

اسلام میں باقاعدہ اسلحہ رکھنے اور پکڑنے کے اُدب و آداب اور قواعد و قوانین ہیں۔

مسجد میں اسلحہ لے کر جانے کے آداب:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

﴿ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا" ﴾ [رواهُ البخاري والنسائي]

”ایک آدمی تیر لے کر مسجد سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیر کی نوک کا خیال رکھ۔“

مسجد میں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اور لوگوں کی آمد و رفت زیادہ ہوتی ہے ہر وقت آنا جانا لگا رہتا ہے۔ یہ نہ ہو کہ کسی آنے جانے والے مسلمان کو یہ تیر یا دیگر اسلحہ کی اقسام میں سے کوئی قسم زخمی کر دے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

﴿ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ بَدَا نُصُولُهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا ﴾ [رواهُ البخاري]

”ایک صاحب تیر لے کر مسجد سے گزرے جن کے پھل (نوکیں) باہر کو نکلے ہوئے تھے تو حکم دیا گیا کہ ان کی نوک کا خیال رکھیں کہ وہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔“

ہتھیار اور بازار:

یہ تعلیمات صرف اور صرف مسجد ہی کے لیے خاص نہیں ہیں بلکہ بازار میں جاتے آتے

ہوئے اگر اسلحہ پاس ہے تو تب بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ جہاں کہیں مسلمان جمع ہوں موقع شادی خوشی کا ہو یا غمی وغیرہ کا تو اسلحہ کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ بلکہ آپ ﷺ کا بازار کے بارے میں واضح حکم ہے۔

«عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَ مَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ» [رواهُ البخاری]

''سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اسے چاہیے کہ اس کی نوک کا خیال رکھے۔'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ہاتھ سے انھیں تھامے رہے کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔''

مگر آج تو دن کے اجالے میں گن پوائنٹ پر دکانیں لوٹ لی جاتی ہیں اور بازار خالی کروا لیے جاتے ہیں، مارکیٹوں سے تاجروں کو اسلحہ کے بل بوتے پر اٹھا لیا جاتا ہے اور اغوا برائے تاوان وصول کیا جاتا ہے اور مطلوبہ رقم نہ ملنے پر قتل کر دیا جاتا ہے۔

مسلمان کو گالی دینا اور قتل کرنا:

«عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ» [رواهُ البخاری والنسائی]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔''

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

« إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ أَوْ يَبْغَضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ»

''بدزبانی کرنے والے اور گالی دینے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔''؟

[مسند أحمد : ۱۶۲/۲، ح : ۶۵۲۱]

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ يَبْغَضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ ءَ)) [ترمذی]

''بیشک اللہ تعالیٰ بغض رکھتے ہیں بدخو، فحش گو سے۔''

آج گالی دینا روٹین بن چکا اس کے بغیر کلام نامکمل اور گفتگو ادھوری تصور کی جاتی ہے دو جملوں کے بعد تیسری گالی ہوتی ہے۔ اس فسق و فجور والے کام کو کرتے ہوئے لوگ لذت محسوس کرتے ہیں۔ جبکہ یہ بڑے گناہوں میں سے ہے۔ اور اسی طرح ہتھیار اٹھا کر لڑنے کو آپ علیہ السلام نے کفر قرار دیا ہے اور کفر کفر میں فرق ہے۔

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ))

[رواہُ البخاری والنسائی وغیرھما]

''ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔''

ایک اور روایت جو سیدنا ابوبکرۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ))

[رواہُ النسائی]

''میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارو۔''

ان احادیث رسول سے سبق ملتا ہے کہ ایک دوسرے کا قتل مسلمان کو گمراہی اور کفر کے گڑھے میں گرا دیتا ہے۔ جس سے اس کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے۔ یہ بربادی اور ہلاکت آج ہم اپنے ہاتھوں سے خرید رہے ہیں، بلکہ یہ ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے۔ ملک کی مختلف جماعتیں، تنظیمیں ایک دوسرے کے خلاف اسلحہ اٹھا کر قتل و غارت اور مرنے مارنے میں مصروف ہیں۔

اس قتل و غارت کا باقاعدہ جواز پیش کیا جاتا ہے، فتوے لکھے جاتے ہیں، کارکنان تیار کیے جاتے ہیں، قاتل کو غازی ہونے کا شرف بخش دیا جاتا ہے۔ اس طرح ظلم و جبر کا بازار گرم کیا جاتا ہے۔

ظلم کرنا حرام ہے:

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

«اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ» [رواہ مسلم]

''ظلم سے بچو! کیونکہ قیامت کے دن ظلم تاریکیوں کا سبب ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ نے تو ظلم کو اپنے نفس پر حرام کر دیا ہے پھر یہ ہمارے لیے حلال کیسے ہے؟

« یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَ جَعَلْتُهٗ بَیْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا» [رواہ مسلم]

''اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کیا ہے اور تمھارے مابین بھی اسے حرام قرار دیا ہے۔''

اب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال جاننا اور اس پر عمل کرنا اور دوسروں سے وہ عمل کروانا کتنا عجیب معاملہ ہے؟ تعجب تو اس بات کا ہے کہ جس رب پر ہمارا ایمان ہے اس کی بات کو تسلیم نہیں کرتے؟

درحقیقت کسی پر ظلم نہ کرنا اپنے آپ کو ظلم سے بچانا ہے۔ رب ذوالجلال قرآن مجید میں ارشاد فرمارہے ہیں۔

﴿ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴾ [البقرۃ:] ''نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔''

ان تعلیمات و ہدایات کے آجانے کے بعد بھی اگر کوئی انسان اپنی روش تبدیل نہیں کرتا۔ ہتھیار اٹھاتا، چلاتا اور اپنے ہاتھوں کو خونِ مسلم سے رنگین کرتا ہے۔ فصل و نسل کو تباہ کرتا ہے اور ظلم کرنے سے باز نہیں آتا تو وہ عذاب الٰہی کو دعوت دیتا ہے۔

ظالم کا انجام:

قال اللہ تعالیٰ :

﴿ وَ مَنْ یَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِیْرًا ﴾ [الفرقان]

''اور جو بھی تم میں سے ظلم کرے گا ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پکڑ، گرفت سے محفوظ رکھے اور عذاب کبیرہ سے بچائے اور ہمیں

اس بات کی توفیق دے کہ ہم مسلمان اپنے اندر ظلم کی بجائے امن وامان اور اطاعت وفرمانبرداری پیدا کریں اور قتل وغارت سے بچیں۔

جہنم کا ایندھن کون بنیں گے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ [النساء : ۹۳]

اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، اس میں ہمیشہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غصے ہوگیا اور اس نے اس پر لعنت کی اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔"

اسی دوزخ سے بچنے کے لیے تو ہم نے کلمہ پڑھا اور نبی مکرم ﷺ کے امتی بنے ہیں وہ نبی قطعاً اس امر کی اجازت نہیں دیتے اور اللہ اس عمل کو محبوب نہیں رکھتا۔

بلکہ قرآن نے تو ایک جان کے ناجائز قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ [المائدة : ۳۲]

"جس نے ایک جان کو کسی جان کے (بدلے کے) بغیر، یا زمین میں فساد کے بغیر قتل کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا۔"

تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کا قتل جائز ہے:

«رَجُلٌ زَنٰى وَهُوَ مُحْصِنٌ فَرُجِمَ، أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ، أَوْ رَجُلٌ اِرْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ» [رواه ابن ماجه]

"شادی شدہ زانی وہ رجم کیا جائے گا۔ (دوسرا وہ) جو ناحق کسی کا قتل کرے وہ قصاص میں مارا جائے گا (تیسرا وہ) جو اسلام لا کر پھر مرتد ہو جائے۔"

یاد رہے کہ ان تینوں کو قتل کرنا اسلامی حکومت کا کام اور ذمہ داری ہے۔ کسی عام آدمی، شہری یا دیہاتی کو اختیار نہیں ہے کہ وہ اسلامی ملک کے قوانین کو ہاتھ میں لیتے ہوئے اتنا بڑا

قدم اٹھائے۔ اگر یہ تینوں طرح کے لوگ آنکھوں کے سامنے اور اسلحہ کی نوک کے نیچے بھی ہوں تو تب بھی ان کو قتل کرنا حرام ہے۔ ہاں ! اگر مسلم حکمران یا اسلامی عدالت یہ کرنے کا حکم دے تو پھر پیچھے نہیں ہٹنا۔

یاد رہے کسی کا آلہ کار بنتے ہوئے مسلمانوں پر آلات حرب نہیں اٹھانے، فرمان رسول اللہ ﷺ:

《مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا》

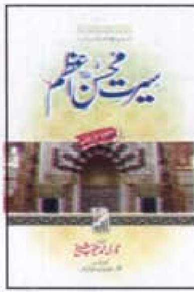
''جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔''

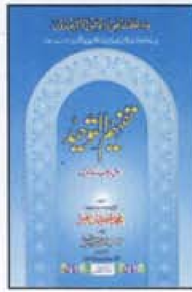
امریکہ بشمول اپنے اتحادیوں کے جنگ سے جان چھڑانے کے لیے سعودی عرب کو بیچ میں ڈال کر طالبان سے مذاکرات کر رہا ہے اور مسلمانانِ پاکستان کو تباہی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ مسلمان ایک دوسرے کا قتل کر کے اس حدیث کے مصداق نبی کریم ﷺ سے لاتعلق ہو رہے ہیں اور اپنے آنگن کو آگ بھی لگا رہے ہیں۔ سرحدی قبائل جو ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کے محافظ بن کر سامنے آتے ہیں، ان محافظوں سے ہم لڑ رہے ہیں۔ یہ لڑائی امریکہ کی لڑائی ہے، جو ہم اپنوں کے خلاف جاری رکھے ہوئے ہیں اور جس کو امریکہ نے ہمارے آنگن میں دھکیل دیا ہے۔ وہ خود معاشی، سیاسی، عسکری اور اخلاقی طور پر بے حد کمزور ہو چکا ہے ہمیں بھی وہ اپنے ساتھ گھسیٹنا چاہتا ہے امریکہ کو عراق و افغانستان میں اپنی شکست واضح طور پر نظر آ رہی ہے اس شکست کا سارا وبال وہ ہمارے گلے میں ڈال کر ہمیں خانہ جنگی کا شکار کر کے خود جان بچا کر یہاں سے بھاگنا چاہتا ہے۔ امریکہ کو بھاگنے کا راستہ نہ دیا جائے، حقیقت پسندانہ و جرأت مندانہ پالیسی تیار کی جائے اور امریکہ کی پالیسیوں سے جان چھڑا لی جائے حکومتی اتحاد اور اپوزیشن جماعتوں نے اتفاق رائے سے جو قرارداد تیار کی ہے اس کو نافذ العمل کیا جائے اور تمام قسم کے چھوٹے بڑے جھگڑے اور اختلافات کا حل قرآن و حدیث میں تلاش کیا جائے۔

اس طرح ہم باہمی جنگ سے بچتے ہوئے کفار کی سازشوں کو ناکام بنا سکتے ہیں۔

ان شاء اللہ







سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

(رواهُ البخاری والنسائی وغیرهما)

میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو



سیدنا ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

(رواهُ النسائی)

میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارو